Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Generation Z and Islamic teachings an analytical study of intellectual and moral development in the contemporary Era

عصرِ حاضر میں جنریشن زی کی فکری و اخلاقی تشکیل اور اسلامی تعلیمات کا تجزیاتی مطالعہ

Mr. Muhammad Salman Qureshi
Lecturer, Department of Islamic Studies,
Kohat University of Science and Technology (KUST), Kohat
salmanqureshi@kust.edu.pk
Mr. Muhammad Talha
LLM Islamic Commercial Law,
International Islamic University (IIUI), Islamabad
muhammad.llmicl152@iiu.edu.pk
Mr. Amin Ullah Khan
Assistant Professor, Islamic Studies GDC Hangu.
Ph.D Scholar Department of Islamic Studies Kohat University of Science & Technology Kohat
marwat.mohsin@gmail.com

Abstract

Generation Z, commonly defined as individuals born between 1997 and 2012, represents the first fully digital-native generation whose intellectual outlook and social behavior are significantly shaped by rapid technological advancement and digital media. While this environment provides unprecedented access to information and global connectivity, it also exposes young people to serious intellectual and moral challenges such as identity crises, materialism, misinformation, and psychological stress. In Muslim societies like Pakistan, where a large portion of the population belongs to this generation, their intellectual direction and moral development are closely linked to the future of society and the preservation of Islamic identity.

This study analytically examines the intellectual and moral formation of Generation Z in the light of Islamic teachings. It highlights the relevance of key Islamic educational principles reason (Aql), moral purification (Tazkiyah), ethical conduct (Adab), and wisdom (Hikmah) as foundations for addressing contemporary challenges faced by youth. The study concludes that by integrating Islamic ethical values with modern educational approaches and digital engagement, it is possible to nurture a generation that is intellectually aware, morally responsible, and spiritually balanced in the contemporary era.

Keywords: *Generation Z, Islamic Teachings, Moral Development, Intellectual Development, Digital Culture, Tazkiyah, Islamic Ethics, Youth in Islam.*

تعارف

اکیسویں صدی کے تیسرے عشرے میں انسانی معاشرہ ایک ایسے موڑ پر کھڑا ہے جہاں ٹیکنالوجی اور انسانی شعور کا ملاپ ایک نئی نسل کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے، جسے علمی اصطلاح میں "جنریشن زی (Generation Z) " کہا جاتا ہے۔ یہ نسل، جس کا عرصہ پیدائش عموماً 1997ء سے 2012ء کے درمیان تسلیم کیا جاتا ہے، تاریخِ انسانی کی وہ پہلی نسل ہے جو "ڈیجیٹل نیٹو (Digital Native) " کہلاتی ہے۔ اس نسل کی فکری و اخلاقی تشکیل ایک ایسے عالمی ماحول میں ہوئی ہے جہاں سرحدیں ورچوئل ہو چکی ہیں، معلومات کا بہاؤ سیلاب کی طرح ہے، اور روایتی اقدار کو جدیدیت اور مادیت کے پیمانوں پر پرکھا جا رہا ہے۔ پاکستان جیسے مسلم اکثریتی ملک میں، جہاں نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد (تقریباً 65.4 ملین) اس گروہ سے تعلق رکھتی ہے، ان کی فکری سمت اور اخلاقی پختگی براہِ راست قوم کے مستقبل اور اسلامی تشخص سے جڑی ہوئی ہے۔

زیر نظر مقالہ جنریشن زی کے نفسیاتی و سماجی خد و خال، ان کو درپیش فکری بحرانوں، اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کی جامع تربیت کے اسلوب کا ایک گہرا علمی و تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔

عالمی اور مقامی تناظر میں جنریشن زی کا سماج و نفسیات

جنریشن زی کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کا ٹیکنالوجی کے ساتھ فطری اور ہمہ وقت تعلق ہے۔ یہ نسل ان ڈیوائسز اور ایپلی کیشنز کے ساتھ پروان چڑھی ہے جنہوں نے وقت اور فاصلے کے تصورات کو بدل دیا ہے۔ ان کی نفسیاتی ساخت پر انٹرنیٹ کے گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں، جس نے ان کے سیکھنے کے انداز، سماجی تعاملات، اور دنیا کو دیکھنے کے زاویے کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا ہے۔

جنریشن زی روزانہ اوسطاً 6 سے 7 گھنٹے آن لائن گزارتی ہے، خاص طور پر ٹک ٹاک، انسٹاگرام اور یوٹیوب جیسے پلیٹ فارمز ان کی زندگی کا لازمی حصہ بن چکے ہیں۔ اس ہمہ وقت کی وابستگی نے ان کے توجہ کے دورانیے (Attention Span) کو متاثر کیا ہے، جس کی وجہ سے یہ نسل طویل تحریروں یا لیکچرز کے بجائے مختصر، بصری اور فوری اثر رکھنے والے مواد کو ترجیح دیتی ہے۔ پاکستان میں بھی شہری علاقوں کے نوجوانوں میں یہ رجحان تیزی سے جڑ پکڑ رہا ہے، جہاں تقریباً 98.3 فیصد نوجوان روزانہ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔ یہ ڈیجیٹل ماحول ان کے لیے جہاں معلومات کا خزانہ ہے، وہاں گمراہ کن معلومات (Misinformation) اور لادین نظریات کا ایک بہت بڑا منبع بھی بن چکا ہے۔

نفسیاتی رجحانات اور ذہنی صحت کا بحران

تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ پچھلی نسلوں کے مقابلے میں جنریشن زی میں بے چینی (Anxiety)، ڈپریشن اور تنہائی کے احساسات کہیں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ ایک عالمی سروے کے مطابق تقریباً 46 فیصد نوجوان ہمہ وقت تناؤ کا شکار رہتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ سوشل میڈیا پر دوسروں کی "کیمرہ زدہ" زندگیوں سے اپنا موازنہ کرنا اور "فومو (FOMO – Fear of Missing Out)" جیسی کیفیات ہیں۔ پاکستان میں بھی یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ نوجوان جو سوشل میڈیا پر زیادہ وقت گزارتے ہیں، ان میں منفی جذبات کی شرح ان کے مقابلے میں زیادہ ہے جو حقیقی سماجی میل جول کو ترجیح دیتے ہیں۔ جنریشن زی کو ایک ایسی فکری جنگ کا سامنا ہے جہاں حق اور باطل کے درمیان لکیر دھندلی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لبرل ازم، سیکولرازم، اور بے لگام مادیت نے نوجوانوں کے سامنے ایسے سوالات کھڑے کر دیے ہیں جن کا جواب انہیں اپنے روایتی ماحول میں نہیں مل رہا۔

بحرانِ تشخص اور الحادی نظریات

جنریشن زی کے لیے "بحرانِ تشخص (Identity Crisis)" ایک سنگین مسئلہ بن کر ابھرا ہے۔ لبرل نظریات کی یلغار اور سوشل میڈیا پر موجود الحادی پروپیگنڈا نے نوجوانوں کے ذہنوں میں مذہب اور عقیدے کے بارے میں شکوک پیدا کیے ہیں۔ یہ نسل پچھلی نسلوں کے مقابلے میں مذہب سے کم وابستگی ظاہر کرتی ہے۔ مغربی مفکرین کے زیرِ اثر تیار کردہ تعلیمی نصاب اور میڈیا مواد نوجوانوں کو اپنے ہی اسلامی ورثے سے بیگانہ کر رہا ہے، جسے "ذہنی استعمار (Mental Colonialism)" کہا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں یونیورسٹی سے نکلنے والے نوجوان اکثر اپنی مذہبی شناخت اور جدید دنیا کے مطالبات کے درمیان توازن قائم کرنے میں ناکام رہتے ہیں، جس سے ان میں فکری انتشار حد شدہ پیدا ہوتا ہے۔

ڈیجیٹل دور نے "ہیڈونزم (Hedonism)" یعنی محض لذت پرستی اور مادی اشیاء کے حصول کو ہی زندگی کا مقصد بنا دیا ہے۔ جنریشن زی میں برانڈز کی پیروی اور اپنی سماجی حیثیت دکھانے کے لیے بے جا اخراجات کا رجحان بڑھ رہا ہے، جو اسلامی اصولِ سادگی اور قناعت کے صریحاً منافی ہے۔ "ابھی خریدیں، بعد میں ادا کریں (BNPL)" جیسے مالیاتی نظام نے نوجوانوں کو قرض کی اخلاقی برائی سے بے نیاز کر دیا ہے۔ یہ مادیت نہ صرف ان کی معاشی زندگی کو متاثر کرتی ہے بلکہ ان کی روحانی بالیدگی کے راستے میں بھی بڑی رکاوٹ ہے، کیونکہ یہ انسان کو 'خالق' کے بجائے 'مخلوق' اور 'اشیاء' کا بندہ بنا دیتی ہے۔

سوشل میڈیا پر غیر فلٹر شدہ مواد تک رسائی نے نوجوانوں کو سائبر بلینگ، فحاشی، اور غیر اخلاقی رویوں کا عادی بنا دیا ہے۔ تقریباً 62 فیصد طلباء حقیقی تعلقات کے مقابلے میں ورچوئل تعلقات کو ترجیح دیتے ہیں، جس سے سماجی ہمدردی اور احساسِ مروت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ انفرادی پسندی (Individualism) کے غلبے نے خاندان اور برادری کے تصور کو کمزور کر دیا ہے، جہاں ہر شخص اپنی چھوٹی سی ڈیجیٹل دنیا میں مگن ہے۔ یہ صورتحال اخلاقی انحطاط کا باعث بن رہی ہے جہاں 'وائرل' ہونا' صحیح' ہونے سے زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے۔

اسلامی تعلیمی فلسفہ عقل، تزکیہ، ادب اور حکمت

اسلامی نظامِ تعلیم محض خشک معلومات کا مجموعہ نہیں ہے، بلکہ یہ انسان کی فکری، اخلاقی اور روحانی شخصیت کی کلی تعمیر کا نام ہے۔ جنریشن زی کے فکری اضطراب کا علاج ان چار بنیادی ستونوں میں مضمر ہے جنہیں کلاسیکی اسلامی مفکرین نے قرآن و سنت کی روشنی میں مدون کیا ہے۔

- **عقل (Reason) اور تنقیدی بصیرت**

اسلام عقل کو اللہ کی عظیم نعمت قرار دیتا ہے اور اس کے صحیح استعمال پر زور دیتا ہے۔ جنریشن زی، جو سوال پوچھنے اور دلیل تلاش کرنے کی عادی ہے، اسے اسلام کے عقلی اور منطقی پہلوؤں سے متعارف کروانا ضروری ہے۔ جاوید احمد غامدی جیسے معاصر مفکرین کا خیال ہے کہ نوجوانوں کے عقلی ذہن کو اسلام پر مطمئن کرنا ہی موجودہ دور کی سب سے بڑی عبادت ہے۔ عقل کا صحیح استعمال ہی اسے ڈیجیٹل دنیا میں موجود فتنوں اور گمراہ کن نظریات سے بچا سکتا ہے۔

- **تزکیہ نفس(Moral Purification)**

تزکیہ نفس وہ عمل ہے جس کے ذریعے انسان اپنے باطن کی غلاظتوں کو صاف کرتا اور اسے اللہ کی رضا کے مطابق ڈھالتا ہے۔ امام غزالی اور مولانا ابو الحسن علی ندوی کے نزدیک تزکیہ ہی وہ بنیاد ہے جس پر اخلاقی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ جنریشن زی کے لیے تزکیہ کا تصور ان کے باطنی خلا کو پُر کر سکتا ہے اور انہیں اس مادی دنیا کی بے جا رغبت سے بچا کر ایک بامقصد زندگی کی طرف راغب کر سکتا ہے۔ تزکیہ محض انفرادی عمل نہیں بلکہ یہ معاشرتی اصلاح کا پیش خیمہ ہے۔

- **ادب (Adab) اور حکمت(Hikmah)**

"ادب" سے مراد انسانی رویوں میں وہ شائستگی اور توازن ہے جو اسے اللہ کی مخلوق کے ساتھ بہترین معاملہ کرنے پر ابھارتا ہے۔ ڈیجیٹل دنیا میں جہاں بدتمیزی اور تضحیک عام ہے، وہاں 'ادب' کی تعلیم نوجوانوں کو ایک معزز شہری بناتی ہے۔ "حکمت" وہ فہم و فراست ہے جو انسان کو صحیح وقت پر صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت دیتی ہے۔ جنریشن زی کو ایسی حکمت کی ضرورت ہے جو انہیں ٹیکنالوجی کے مثبت اور منفی استعمال میں تمیز سکھائے۔

تزکیہ نفس اور معاصر تعلیمی اطلاق

کچھ اسکالرز نے تزکیہ نفس کے روایتی تصور کو معاصر تعلیمی تناظر میں جس طرح پیش کیا ہے، وہ جنریشن زی کی تربیت کے لیے ایک بہترین نمونہ فراہم کرتا ہے۔ ان کے نزدیک تزکیہ محض خانقاہی مشق نہیں بلکہ یہ ایک مکمل نظامِ تربیت ہے۔ بعض اسکالرز کے مطابق تزکیہ دو پیپرز پر مشتمل ہے: "فقہِ ظاہر" (شریعت کے ظاہری احکام جیسے نماز، روزہ کی پابندی) اور "فقہِ باطن" (باطنی اخلاق جیسے صبر، شکر، اخلاص اور تواضع)۔ جنریشن زی کے لیے یہ ماڈل انتہائی اہم ہے کیونکہ یہ محض ظاہری وضع قطع کے بجائے انسان کی داخلی تبدیلی پر زور دیتا ہے، جو اس نسل کی نفسیاتی ضرورت ہے۔

تعلیمی نصاب میں انٹیگریشن

تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ تزکیہ کے تصور کو تعلیمی نصاب، سکول کے ماحول اور اساتذہ کے کردار کے ذریعے عملی شکل دی جا سکتی ہے۔ اس کے لیے تین سطحوں پر کام کرنا ضروری ہے:

1. اسلامی اقدار کو صرف دینیات تک محدود رکھنے کے بجائے تمام مضامین میں شامل کیا جائے۔
2. سکول اور کالج میں ایسی عادات (Habituation) پیدا کی جائیں جو طلباء میں اخلاقی حس بیدار کریں، جیسے باجماعت نماز اور خدمتِ خلق۔
3. اساتذہ کا کردار محض مدرس کا نہیں بلکہ ایک روحانی مربی کا ہونا چاہیے جو اپنی عملی زندگی سے بچوں کے لیے رول ماڈل بنے۔

اسلامی اخلاقیات اور جنریشن زی کا اشتراک

جنریشن زی عالمی سطح پر ماحولیاتی تبدیلی (Climate Change) اور سماجی انصاف (Social Justice) جیسے مسائل کے بارے میں انتہائی حساس ہے۔ اسلامی تعلیمات ان مسائل کا ایک مضبوط اخلاقی اور مذہبی فریم ورک فراہم کرتی ہیں، جو اس نسل کو اسلام کے قریب لانے کا ایک بڑا ذریعہ بن سکتا ہے۔

- **اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات(Eco-Religious Discourse)**

اسلام زمین کو ایک امانت قرار دیتا ہے اور انسان کو اس کا 'خلیفہ' (نائب) بنا کر بھیجا گیا ہے۔ 'میزان' (توازن) کا تصور ہمیں بتاتا ہے کہ کائنات کے قدرتی نظام میں خلل ڈالنا اللہ کی نافرمانی ہے۔ جنریشن زی کے ماحولیاتی شعور کو جب 'توحید' اور 'خلافت' کے اسلامی تصورات کے ساتھ جوڑا جاتا ہے، تو ان کی سرگرمی محض ایک دنیاوی کام کے بجائے 'عبادت' بن جاتی ہے۔ ملائیشیا اور انڈونیشیا میں "ایکو مدرسہ (Eco-Pesantren) "کا تصور اس کی ایک کامیاب مثال ہے جہاں مذہبی تعلیم کے ساتھ ماحولیاتی تحفظ کی تربیت دی جاتی ہے۔ جنریشن زی نسل پرستی اور ناانصافی کے خلاف آواز اٹھانے والی نسل ہے۔ اسلام کا پیغام

عدل و احسان ان کے ان مطالبات کا بہترین جواب فراہم کرتا ہے۔ اسلام کا تصورِ مساوات، جہاں کالے کو گورے پر اور عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے، جنریشن زی کی 'شمولیت (Inclusivity) ' کی قدر کے ساتھ مکمل ہم آہنگی رکھتا ہے۔

ڈیجیٹل دور میں دعوت و تربیت کے جدید اسلوب

جنریشن زی تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے روایتی اسلوبِ بیان میں تبدیلی ناگزیر ہے۔ یہ نسل معلومات کو جس انداز میں جذب کرتی ہے، اسے سمجھے بغیر ان کی فکری اصلاح ممکن نہیں۔

ڈیجیٹل دعوت (Digital Da'wah) کی اہمیت

تحقیقات کے مطابق، جنریشن زی مذہبی رہنمائی کے لیے علماء کے پاس جانے کے بجائے یوٹیوب اور ٹک ٹاک کا رخ کرتی ہے۔ لہٰذا، علماء اور مذہبی سکالرز کو چاہیے کہ وہ ان پلیٹ فارمز کو اپنی دعوت کے لیے استعمال کریں۔ ڈیجیٹل دعوت میں مختصر ویڈیوز، انفوگرافکس، اور انٹرایکٹو سیشنز روایتی طویل خطبات سے زیادہ موثر ثابت ہو رہے ہیں۔ انڈونیشیا میں "تخلیقی دعوت (Creative Da'wah) " کے ذریعے نوجوانوں کو اسلام کی طرف راغب کرنے کے کامیاب تجربات کیے گئے ہیں۔

خاندان اور مربی کا کردار:

نوجوانوں کی شخصیت سازی میں خاندان سب سے پہلا اور اہم ادارہ ہے۔ پاکستان میں والدین کے مختلف تربیتی اسلوب جنریشن زی کی فکری تشکیل پر گہرا اثر ڈال رہے ہیں۔

والدین کے تربیتی اسلوب اور ان کے اثرات

پاکستانی معاشرے میں تین طرح کے والدین پائے جاتے ہیں جن کے اثرات جنریشن زی پر مختلف ہوتے ہیں:

1. **اتھوریٹیٹو (Authoritative):** یہ والدین محبت اور گرمجوشی کے ساتھ نظم و ضبط قائم رکھتے ہیں۔ ان کے بچے زیادہ پراعتماد، سماجی طور پر مستحکم اور جذباتی طور پر متوازن ہوتے ہیں۔
2. **اتھوریٹیرین (Authoritarian):** یہ والدین حد سے زیادہ سخت ہوتے ہیں اور بلا چوں و چرا اطاعت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ایسے والدین کے بچے اکثر باغی ہو جاتے ہیں یا شدید نفسیاتی دباؤ اور بے چینی کا شکار رہتے ہیں۔
3. **پرمیسو (Permissive):** یہ والدین بچوں کو ہر طرح کی آزادی دے دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ اکثر نظم و ضبط کی کمی اور اخلاقی بے راہ روی کی صورت میں نکلتا ہے۔

ڈیجیٹل نیٹو بچوں کی تربیت کے چیلنجز

والدین کے لیے موجودہ دور کا سب سے بڑا چیلنج اپنے "ڈیجیٹل نیٹو" بچوں کی آن لائن زندگی کی نگرانی کرنا ہے۔ 68 فیصد والدین ٹیکنالوجی سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اپنے بچوں کی صحیح رہنمائی نہیں کر پاتے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ خود ڈیجیٹل لٹریسی حاصل کریں اور بچوں کے ساتھ "ڈیجیٹل ڈائیلاگ" کریں، یعنی ان کے ساتھ بیٹھ کر مواد دیکھیں اور اس پر تعمیری گفتگو کریں۔ خاندان کو ایک ایسی جگہ بننا چاہیے جہاں بچہ اپنے فکری شکوک و شبہات کا اظہار بلا جھجک کر سکے۔ جنریشن زی جس ذہنی تناؤ اور نفسیاتی اضطراب کا شکار ہے، اس کا حل جدید نفسیات کے ساتھ ساتھ اسلامی روحانیت کے امتزاج میں چھپا ہے۔

- **اسلامی نفسیات اور 'سکینہ' کا تصور**

اسلام انسانی وجود کو روح، قلب اور نفس کا مجموعہ قرار دیتا ہے۔ جب انسان کا تعلق اپنے خالق سے ٹوٹ جاتا ہے، تو اس کے اندر ایک خلا پیدا ہوتا ہے جسے کوئی مادی چیز پُر نہیں کر سکتی۔ 'سکینہ' وہ قلبی اطمینان ہے جو اللہ کے ذکر اور اس پر توکل سے حاصل ہوتا ہے۔ جنریشن زی کو یہ سکھانا ضروری ہے کہ حقیقی خوشی سوشل میڈیا کے 'لائکس (Likes) ' میں نہیں بلکہ روح کے سکون میں ہے۔

- **سائیکو اسپریچوئل کونسلنگ (Psychospiritual Counseling)**

جدید مسلم ماہرینِ نفسیات "تزکیہ" کو ایک تھراپی کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ 'محاسبہ' (خود احتسابی) اور 'مراقبہ' کے ذریعے نوجوانوں کو اپنے جذبات پر قابو پانا اور منفی خیالات سے بچنا سکھایا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ کار نہ صرف ان کی ذہنی صحت کو بہتر بناتا ہے بلکہ ان کی اخلاقی حس کو بھی بیدار کرتا ہے۔ علامہ اقبال کا تصورِ 'خودی' اور رومی کا 'انسانِ کامل' اس سلسلے میں بہترین فکری بنیادیں فراہم کرتے ہیں۔

مستقبل کا روڈ میپ اور فکری و اخلاقی استحکام

جنریشن زی کی فکری و اخلاقی تشکیل کے لیے ایک جامع اور کثیر الجہتی حکمتِ عملی کی ضرورت ہے جو انفرادی، خاندانی اور ریاستی سطح پر نافذ کی جائے۔ تعلیمی اداروں کو اپنا روایتی اسلوب بدل کر اسے جنریشن زی کی ضروریات کے مطابق ڈھالنا ہوگا:

1. **نصاب کی اصلاح:** اسلامی تعلیمات کو جدید سائنس، معاشیات اور ڈیجیٹل اخلاقیات کے ساتھ مربوط کر کے پیش کیا جائے۔
2. **ڈیجیٹل لٹریسی:** طلباء کو معلومات کی تصدیق کے اسلامی اصول (جیسے آیت: "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کر لو") سکھائے جائیں۔
3. **اساتذہ کی تربیت:** اساتذہ کو ٹیکنالوجی کے استعمال اور نوجوانوں کی نفسیات سمجھنے کے لیے خصوصی تربیت دی جائے۔

خلاصہ بحث

جنریشن زی کی فکری و اخلاقی تشکیل موجودہ دور کا سب سے بڑا چیلنج اور موقع ہے۔ یہ نسل اپنی ذہانت، ٹیکنالوجی پر گرفت اور سماجی شعور کی بدولت دنیا میں ایک بڑی مثبت تبدیلی لانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ تاہم، لبرل ازم، مادیت اور ڈیجیٹل دور کے منفی اثرات ان کی صلاحیتوں کو گہن لگا سکتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات، جو عقل، تزکیہ، ادب اور حکمت کا ایک مکمل پیکیج فراہم کرتی ہیں، اس نسل کی بہترین مربی ثابت ہو سکتی ہیں۔

اور مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جب ہم اسلام کے ابدی اصولوں کو عصرِ حاضر کے مسائل (جیسے ذہنی صحت، ماحولیات اور سماجی انصاف) کے تناظر میں پیش کرتے ہیں، تو جنریشن زی ان کی طرف نہ صرف راغب ہوتی ہے بلکہ ان پر عمل بھی کرتی ہے۔ کامیابی کا راستہ روایتی سختی یا جدیدیت کی اندھی تقلید میں نہیں، بلکہ اس "اعتدال" میں ہے جس کا حکم اسلام دیتا ہے۔ ہمیں ایک ایسا ماحول بنانا ہوگا جہاں ٹیکنالوجی خادم ہو اور اخلاقیات حاکم؛ جہاں عقل روشن ہو اور روح پر سکون۔ اگر ہم جنریشن زی کی صحیح فکری آبیاری کرنے میں کامیاب ہو گئے، تو یہ نسل نہ صرف ایک مثالی مسلم معاشرہ تشکیل دے گی بلکہ عالمی سطح پر انسانیت کی قیادت کا فریضہ بھی سرانجام دے سکے گی۔

Reference

De Witte, Melissa (2022) “What to know about Gen Z”, *Stanford Report*, https://news.stanford.edu/stories/2022/01/know-gen-z

Humaida, I., Intan Kurnia Wati, & Mukmin. (2025). Digital Islamic studies learning methodology for Generation Z. *Chalim Journal of Teaching and Learning*, 5(2), 155–166. https://doi.org/10.31538/cjotl.v5i2.2748

Hasanah, U. U., Suleman, M. A., Sayed, S., Idayanti, Z., Hilmi, A., & Rachmat, M. Z. F. (2025). Islamic education and Generation Z moral development: Digital-based character building in Indonesian urban schools. *Journal of Contemporary Islamic Primary Education (JCIPE)*, 4(2), 415–430. https://zia-research.com/index.php/jcipe/article/view/476

Khusairi, A. (2024). Digital literacy: Strengthening Gen Z’s character based on moderate Islam. Islam Realitas: *Journal of Islamic and Social Studies,* 11(1), 90–106. https://doi.org/10.30983/islam_realitas.v11i1.9239

Shehzad, A. K. (2023). پاکستان میں نوجوان مایوسی کا شکار کیوں، کیسے اور اس کا حل , *Baseerat Afroz*. https://baseeratafroz.pk/article/767

The Contribution of Islamic Religious Education to Preventing the Moral Crisis of Generation Z, accessed March 14, 2026, https://jurnal.alahliyah.sch.id/index.php/AMPIS/article/download/1046/370

Sobrani, I., & Muqit, H. A. (2025). The contribution of Islamic religious education to preventing the moral crisis of Generation Z. *Al-Murabbi: Journal of Islamic Education*, 3(2), 298–308. https://doi.org/10.62086/al-murabbi.v3i2.127

Azmi, D. T., & Khoeri, N. I. A. (2025). Muslim identity formation within secular education: The case of Western society. *El-Tarbawi: Jurnal Pendidikan Islam*, 18(1), 106–126. https://doi.org/10.20885/tarbawi.vol18.iss1.art5

Mulyadi, Rijal, S., Mawardi, Miswari, & Sihotang, B. (2025). Implementing tazkiyah al-nafs in the development of student character. *MIQOT: Jurnal Ilmu-ilmu Keislaman,* 49(1).

ThePsychWellbeing(2026).جنریشن زی: خصوصیات، چیلنجز اور نفسیاتی نقطہ نظر .
https://thepsychwellbeing.com/Genz-concept.html

محمد طاہر، محمد نعیم شہزاد، محمد سرفراز (2025). خطرے کے انتظام کی افادیت اور اس کے پاکستان کی دواساز صنعت میں تنظیمی کارکردگی پر اثرات کا مطالعہ. جرنل آف سوشل سائنسز ریسرچ اینڈ پالیسی، 3(4)، 280–294.
https://jssrp.org.pk/index.php/jssrp/article/view/188

Jamaat-e-Islami Women Wing عصرِ حاضر اور نوجوان
https://jamaatwomen.org/page/youth/subpage-2